66886 ـ روزوں كے فديہ ميں غلہ كس مسكين كو ديا جائيگا، اور اس مقدار كتنى ہے، اور وہ كيا چيز دى جائيگى ؟

سوال

فرمان بارى تعالى ہے:

ايك مسكين كا كھانا ہے .

كيا اس مسكين ميں بلوغت اور مكلف ہونے كى شرط ہے ؟

اور كيا اگر كوئى شخص تيس مسكينوں كو كھانا كھلائے تو كيا ان ميں مساكين كى اولاد اور اس كى كفالت ميں رہنے والے افراد شامل ہونگے ؟

اور كيا غلہ كے بدلے ميں رقم كى ادائيگى كافى ہو گى، اور اس غلہ كى مقدار كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

رمضان المبارك ميں روزے ركھنے كى استطاعت ركھنے والے شخص كے ليے روزہ نہ ركھنا جائز نہيں، ليكن اگر كوئى شرعى عذر ہو تو روزہ نہيں ركھا جا سكتا، اور پھر شرعى عذر كى بنا پر روزہ نہ ركھنے والے ہر شخص كے ليے بطور فديہ ہر دن كے بدلے مسكين كو غلہ دينا بھى جائز نہيں، بلكہ يہ تو صرف اس كے ليے جائز ہے، جو بہت زيادہ ضعيف اور بوڑھا ہو، يا پھر دائمى مريض جسے شفايابى كى اميد ہى نہ ہو.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اس كى طاقت ركھنے ہيں ايك مسكين كا كھانا فديہ ديں البقرۃ (184).

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" يہ بوڑھے مرد اور عورت كے ليے ہے جو روزہ ركھنے كى استطاعت نہ ركھتے ہوں، تو وہ ہر دن كے بدلے ايك مسكين كو كھانا ديں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4505).

اور جو مریض شفایابی کی امید نہ رکھتا ہو وہ بھی بوڑھے اور ضعیف شخص کے حکم میں آتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور وہ مریض جس کے شفایاب ہونے کی امید نہ ہو وہ روزہ نہ رکھے بلکہ اسکے بدلے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائے؛ کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف شخص کے معنی میں ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (4 / 396).

دوم:

اس مسکین کے لیے شرط نہیں کہ وہ بالغ ہی ہو، بلکہ علماء کرام کا اتفاق ہے کہ چھوٹا بچہ جو کھانا کھاتا ہے اسے بھی فدیہ دیا جا سکتا ہے، صرف علماء کرام کا اختلاف دودھ پیتے بچے کے متعلق ہے کہ آیا اسے فدیہ کا غلہ دیا جا سکتا ہے یا نہیں ؟

چنانچہ جمہور علماء کرام (جن میں ابو حنیفہ، شافعی، اور احمد رحمہم اللہ شامل ہیں) اسے جواز قرار دیتے ہیں، کیونکہ یہ مسکین ہے، چنانچہ یہ آیت کے عموم میں داخل ہوگا.

اور امام مالک رحمہ اللہ کے کلام سےظاہر یہ ہوتا ہے کہ: دودھ پیتے بچے کو فدیہ کا کھانا نہیں دیا جاسکتا، وہ کہتے ہیں: جو بچہ دودھ چھوڑ چکا ہو اسے غلہ دینا جائز ہے، اور موفق ابن قدامہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے.

دیکھیں: المغنی (13 / 508) الانصاف (23 / 342) الموسوعۃ الفقھیۃ (35 / 101- 105).

سوم:

مسکین کی اولاد اور اس کی بیوی اور اہل و عیال جن کا خرچ اس مسکین کے ذمہ واجب ہے یہ سب اس تعداد میں شامل ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ اپنے لیے کفائت نہ پائیں، اور اس مسکین کے علاوہ ان پر کوئی اور خرچ کرنے والا بھی نہ ہو.

اس لیے اس مسکین کو زکاۃ کا اتنا مال دیا جائیگا جو اس اوراس کے اہل و عیال کے لیے کافی ہو.

الروض المربع کے مصنف کہتے ہیں:

" دو قسم کے افراد ۔ یعنی فقراء اور مساکین ۔ کو ان کی تمام کفائت والی اشیاء دی جائینگی، اور ان کے اہل و عیال بھی ان میں ہی شامل ہیں " انتہی.

دیکھیں: الروض المربع (3 / 311).

چہارم:

اور رہا یہ مسئلہ کہ کیا ادا کیا جائے اور اس کی مقدار کیا ہے ؟

تو مسکین کو نصف صاع یعنی تقریبا ڈیڑھ کلو علاقے میں جو غلہ اور غذا استعمال ہوتی ہے وہ دی جائیگی، چاہے وہ چاول ہوں، یا گندم، یا پھر کھجور، یا کوئی اور چیز، اور اگر اس کے ساتھ سالن کے لیے گوشت بھی دیا جائے تو یہ بہتر ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے صیغہ جزم کے ساتھ تعلیقا روایت کیا ہے کہ:

انس رضی اللہ تعالی عنہ جب بوڑھے ہوگئے اور روزہ نہ رکھ سکتے تھے تو روزہ نہ رکھتے بلکہ ہر دن کے بدلے مسکین کو روٹی اور گوشت دیتے.

غلہ اور کھانے کی قیمت ادا کرنی جائز نہیں.

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" کھانا نقدی کی شکل میں نہیں دیا جا سکتا، جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں، بلکہ وہ غلہ اور کھانا دیا جائیگا جو علاقے کی غذا ہو؛ اس طرح کہ ہر دن کے بدلے نصف صاع علاقے میں کھائی جانی غذا ایك مسکین کو دی جائیگی، جو تقریبا ڈیڑھ کلو بنتی ہے.

اس لیے آپ اس مقدار کے حساب سے علاقے میں کھائی جانے والی غذا ہر دن کے بدلے میں دیں، اور اس کے بدلے نقدی کی صورت میں روپے ادا نہ کریں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور ان لوگوں پر جو اس کی استطاعت رکھتے ہیں ایك مسکین کا کھانا فدیہ ہے البقرۃ (184).

یہ غلہ اور کھانا کی ادائیگی پر نص ہے. انتہی.

دیکھیں: المنتقی من فتاوی الشیخ صالح الفوزان (3 / 140).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (39234) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .